© rasailojaraid.com

تاثرات

پاکستان ایک مقصدی اور نظریاتی مملکت ہے۔ دنیا کی دوسری نظریاتی مملکتوں کے مقابلے میں پاکستان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ برعظیم پاک و ہند کے حریت پسند مسلمانوں نے اسلامی نظامِ حیات کی تجدید کو اپنا نصب العین بنایا اور اس نظام کو روبہ عمل لانے کے لیے ایک نئی مملکت قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ برطانوی سامراج اور کانگریس راہراج کے خلاف زبردست جدوجہد کی اور آخر کار حصولِ مقصد میں کامیاب ہوئے۔ تحریکِ پاکستان کے ممتاز رہنماؤں نے اس کے بنیادی مقاصد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا۔ علامہ اقبالؒ نے برعظیم کی تقسیم اور مسلم مملکت کے قیام کا مطالبہ اس لیے کیا تھا کہ مسلمان غیر اسلامی اثرات سے آزاد ہو کر اپنے نظریۂ حیات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ قائدِ اعظمؒ نے واضح طور پر اس حقیقت کا اظہار کیا کہ "ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلامی اصولوں کو آزما سکیں اور مسلمان اپنے ضابطۂ حیات، اپنی ملی روایات اور اسلامی قوانین کے مطابق حکومت کر سکیں"۔ کل ہند مسلم لیگ کے آخری سالانہ اجلاس منعقدہ کراچی میں جب مطالبۂ پاکستان کے بنیادی مقاصد زیرِ بحث آئے تو قائدِ ملت بہادر یار جنگؒ نے برملا اعلان کیا کہ "ہم پاکستان محض اس لیے نہیں چاہتے کہ اپنے لیے ایک علاقہ حاصل کر لیں، بلکہ ہمارا تصور یہ ہے کہ پاکستان ایک انقلاب ہوگا۔ ایک نشاۃِ ثانیہ ہوگی، ایک حیاتِ نو ہوگی جہاں خوابیدہ تصوراتِ اسلامی ایک مرتبہ پھر جاگیں گے اور حیاتِ اسلامی ایک مرتبہ پھر کروٹ لے گی"۔ پاکستان کا یہی وہ تصور تھا جس کو سامنے رکھ کر مجلس دستور ساز نے شہیدِ ملت لیاقت علی خاں کی پیش کردہ قراردادِ مقاصد منظور کی جسے پاکستان کے ہر ایک دستور میں ملحوظ رکھا گیا اور ۱۹۷۳ کے دستور میں اسلامی دفعات شامل کر کے اس بنیادی مقصد کے حصول کی طرف عملی اقدامات کا آغاز کیا گیا۔ غرض یہ کہ اسلام ہی تخلیقِ پاکستان کا مقصد اور اساس ہے اور اس ملک کی نظریاتی بنیاد کو برقرار رکھنے اور اس کو مستحکم تر بنانے کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ لازمی ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلامی سانچوں میں ڈھالا اور ملک و ملّت کے مسائل کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل کیا جائے۔

آج قومی اتحاد ہمارا ایک اہم ترین مسئلہ ہے جس پر ہمارے ملک اور ہماری قوم کی بقا، استحکام اور فلاح و ترقی کا انحصار ہے لیکن پاکستان کے دشمن اس کو نقصان پہنچانے کے لیے صوبائی تعصب اور علاقائی منافرت پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قائدِ اعظم نے اس خطرہ کو پہلے ہی محسوس کر لیا تھا۔ چنانچہ دشمن کے عزائم سے خبردار رہنے، قومی اتحاد کو مستحکم بنانے اور پاکستان کا تحفظ کرنے کی تاکید کرتے ہوئے قائدِ اعظم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "بھارت کے سیاسی ایجنٹ مسلمانوں کو پاکستان حاصل کرنے سے نہ روک سکے تو اب یہ پاکستان کا شیرازہ اپنے دوسرے ہتھکنڈوں سے بکھیرنے پر تُلے ہوئے ہیں اور انھوں نے ایک مسلمان بھائی کو دوسرے مسلمان بھائی کے خلاف اکسانا شروع کر دیا ہے۔ پاکستان کے خلاف یہ خوفناک شرارت بلکہ سازش کی جا رہی ہے۔ میں آپ کو صوبائی عصبیت کے اس زہر سے خبردار کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے دشمن ہماری مملکت میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کو اپنے صوبے کی محبت اور اپنے ملک کی محبت کے درمیان امتیاز کرنا چاہیے۔ ملک کی محبت صوبائی محبت سے بالاتر ہے۔ صوبائی تعصب ایک بہت بڑی لعنت ہے اور اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم سب ایک قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہمیں پاکستانی اور صرف پاکستانی کہے جانے پر فخر کرنا چاہیے۔ پاکستان مسلمانوں کے اتحاد کا مظہر ہے اور اسے ایسا ہی رہنا چاہیے۔ سچے مسلمان کی حیثیت سے ہم سب کا فرض ہے کہ دل و جان سے اس کی حفاظت اور پاسبانی کریں۔ ہم ایک خدا ایک رسولؐ اور ایک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ لازمی ہے کہ ہم ایک ہی ملّت بھی ہوں۔"

اسلام ہمارے قومی وجود کا سرچشمہ اور قومی اتحاد کا ضامن ہے اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ اسلامی تصورات کی تعلیم و تبلیغ اور غیر اسلامی نظریات کی تردید کے لیے ہم نشر و اشاعت کے تمام ذرائع سے نہایت منظم اور مؤثر طور پر کام لے کر قومی اتحاد کو ناقابلِ شکست اور تخریب کار عناصر کو ناکام و نامراد بنا دیں۔ اسلام کے نزدیک شعوب و قبائل کی تفریق محض شناخت و باہمی

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

© rasailojaraid.com